اردو دہم
پنجاب بورڈز

گیس پیپرز 2023

گیس پیپرز سوالات کی اہمیت کے پیش نظر یا سابقہ پرچہ جات کو دیکھتے ہوئے محترم اساتذہ کرام کے قیاس یا تجربے پر مشتمل ہوتے ہیں۔ **بہترین مارکس کے لئے جامع تیاری بہت ضروری ہے۔** گیس پیپرز کو پریکٹس کے لئے یا اہم سوالات کی نشان دہی کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم!

اشعار (سوال نمبر 2)

نظم 1: حمد

اُسی نے ایک حرفِ کُن سے پیدا کردیا عالم	کشاکش کی صدائے ہاؤ ہُو سے بھر دیا عالم
نظامِ آسمانی ہے اُسی کی حکمرانی سے	بہارِ جاودانی ہے اُسی کی باغبانی سے
زمیں پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اُس کی قدرت کے	بچھائے ہیں اُسی داتا نے دستر خوان نعمت کے
یہ سرد و گرم ، خشک و تر، اُجالا اور تاریکی	نظر آتی ہے سب میں شان اُسی کی ذاتِ باری کی
وہی ہے کائنات اور اس کی مخلوقات کا خالق	نباتات و جمادات اور حیوانات کا خالق
وہی خالق ہے دل کا اور دل کے نیک ارادوں کا	وہی مالک ہمارا اور ہمارے باپ دادوں کا
بَشَر کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا جس نے	محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام پر شَیدا کیا جس نے

نظم 2: نعت

دو عالم کا اِمداد گار آ گیا ہے	امین آگیا ، غم گُسار آگیا ہے
غریبوں کی جاں کو ، یتیموں کے دِل کو	سکُوں ہو گیا ہے ، قرار آ گیا ہے
اُصولِ محبّت ہے ، پیغام جِس کا	وہ محبوبِ پروردگار آ گیا ہے
اب انساں کو انساں کا عرفان ہوگا	یقیں ہو گیا ، اعتبار آ گیا ہے
بجھے گا نہ جِس کا چراغِ محبت	وُہ پیغمبرِ ذِی وقار آ گیا ہے
زمانے کو اب اپنی منزل مُبارک	کہ اِک خضرِ صد رہ گزار آ گیا ہے

نظم 3: میدانِ کربلا میں گرمی کی شدّت

گرمی کا روزِ جنگ کی ، کیوں کر کروں بیاں	ڈر ہے کہ مثلِ شمع نہ جلنے لگے زباں
وہ لو کہ الحذر ، وہ حرارت کہ الاماں	رن کی زمیں تو سرخ تھی اور زرد آسماں
اُڑتی تھی خاک ، خشک تھا چشمہ حیات کا	کھوَلا ہوا تھا دھوپ سے پانی فُرات کا
سُرخی اُڑی تھی پھولوں سے ، سبزی گیاہ سے	پانی کنوؤں میں اُترا تھا سائے کی چاہ سے

گرمی سے مُضطرِب تھا زمانہ زمین پر
بُھن جاتا تھا جو گرتا تھا دانہ زمین پر

پانی تھا آگ ، گرمیِ روزِ حساب تھی
ماہی جو سیخِ موج تک آئی ، کباب تھی

آبِ خُنک کو خلق ترستی تھی خاک پر
گویا ہوا سے آگ برستی تھی خاک پر

گرداب پر تھا شعلۂ جوّالہ کا گُماں
انگارے تھے حباب تو پانی شرر فشاں

گرمی یہ تھی کہ زِیست سے دل سب کے سرد تھے
پتّے بھی مثلِ چہرۂ مدقُوق زرد تھے

شیر اُٹھتے تھے نہ دھوپ کے مارے کچھار سے
آہُو نہ مُنھ نکالتے تھے سبزہ زار سے

نظم4: فاطمہ بنتِ عبداللہ

فاطمہ! تُو آبروئے اُمّتِ مرحوم ہے
ذرّہ ذرّہ تیری مُشتِ خاک کا معصوم ہے

یہ سعادت حُورِ صحرائی ! تری قسمت میں تھی
غازیانِ دیں کی سقّائی تری قسمت میں تھی

یہ جہاد اللہ کے رستے میں بے تیغ و سپر!
ہے جسارت آفریں شوقِ شہادت کس قدر!

یہ کلی بھی اس گلستانِ خزاں منظر میں تھی
ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی !

اپنے صحرا میں بہت آہُو ابھی پوشیدہ ہیں
بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں!

ہے کوئی ، ہنگامہ تیری تُربتِ خاموش میں
پل رہی ہے ایک قومِ تازہ اس آغوش میں

تازہ انجم کا فضائے آسماں میں ہے ظہور
دیدۂ انساں سے نا محرم ہے جن کی موجِ نور

جن کی تابانی میں اندازِ کُہن بھی ، نَو بھی ہے
اور تیرے کوکبِ تقدیر کا پرتَو بھی ہے

نظم5: کسان

جھٹ پٹے کا نرم رَو دریا ، شَفَق کا اِضطِراب
کھیتیاں ، میدان ، خاموشی ،غروبِ آفتاب

یہ سماں اور اک قوی انسان ، یعنی کاشت کار
اِرتقا کا پیشوا ، تہذیب کا پروردِگار

جلوۂ قدرت کا شاہد ، حُسنِ فطرت کا گواہ
ماہ کا دل ، مہرِ عالم تاب کا نورِ نگاہ

لہر کھاتا ہے رگِ خاشاک میں جس کا لہو
جس کے دل کی آنچ بن جاتی ہے سیلِ رنگ و بُو

دوڑتی ہے رات کو جس کی نظر افلاک پر
دن کو جس کی انگلیاں رہتی ہیں نبضِ خاک پر

سرنگوں رہتی ہیں جس سے قوتیں تخریب کی
جس کے بُوتے پر لچکتی ہے کمر تہذیب کی

جس کے بازو کی صلابت پر نزاکت کا مدار
جس کے کَس بل پر اکڑتا ہے غرورِ شہر یار

دھوپ کے جُھلسے ہوئے رُخ پر مَشقّت کے نشاں
کھیت سے پھیرے ہوئے مُنھ ، گھر کی جانب ہے رواں

نظم6: جیوے جیوے پاکستان

مہکی مہکی روشن روشن پیاری پیاری نیاری
رنگ برنگے پھولوں سے اک سجی ہوئی پھلواری

من پنچھی جب پنکھ ہلائے کیا کیا سُر بکھرائے
سُننے والے سنیں تو ان میں ایک ہی دُھن لہرائے

بچھڑے ہوؤں کو بکھرے ہوؤں کو اک مرکز پر لایا
کتنے ستاروں کے جُھرمٹ میں سورج بن کر آیا

سب محنت کش گلے ملے اور اُبھرا اک پیغام
اس پیغام کو سمجھو یہ ہے قدرت کا انعام

جھیل گئے دکھ جھیلنے والے ، اب ہے کام ہمارا
ایک رہیں گے ، ایک رہے گا ، ایک ہے نام ہمارا

نظم7: اُونٹ کی شادی

نیا یہ آج کے پرچے نے گل کھلایا ہے	کہ سہرا باندھ کے اِک اونٹ بلبلایا ہے
شُتر کے گھر میں پیامِ بہار ہے سہرا	کبھی کبھی تو بڑا بے مہار ہے سہرا
مرے بنے کو مبارک یہ خُوش گوار گھڑی	کہ سر کا درد بڑھا ناک میں نکیل پڑی
میاں شُتر کو مبارک یہ رِشتۂ شادی	اسی کو کہتے ہیں اُردو میں قیدِ آزادی
مجھے بیاہ کی تصویر بھیج دیں جھٹ پٹ	یہ دیکھنا ہے کہ بیٹھے ہیں آپ کس کروٹ

نظم8: مال گودام روڈ

اس کی چھاتی پر کئی ٹانگے اُلٹ کر رہ گئے	سیکڑوں گھوڑوں کا اس پر ہو چکا ہے انتقال
رونقیں ہی رونقیں ہیں جس طرف بھی دیکھیے	چیخنے لگتے ہیں اس پر شام ہوتے ہی شِغال
لاریاں پٹرول کی دیکھو گے اس پر صبح و شام	ورنہ انساں تو نظر آتا ہے اس پر خال خال
اس میں ایسی کھائیاں ہیں ایسے ایسے غار ہیں	دَفن ہو سکتا ہے جن میں آدمی بعد از وِصال
مینہ برس جائے تو چل سکتی ہیں اس پر کشتیاں	ڈوب جانے کا بھی ہوجاتا ہے اکثر اِحتمال
اس پہ جانے کا کبھی ہوتا ہے جس کو اِتّفاق	اس کے لوٹ آنے کا پیدا ہی نہیں ہوتا سوال
سوچتا رہتا ہوں کب میرے وظیفے کی طرح	اس کی بد حالی کا آتا ہے حکومت کو خیال

بہادر بچے

پاکستانی بچے ہیں ہم، امن سے اتنا پیار ہمیں	اپنے اندر کے دشمن سے لڑنا ہے اِس بار ہمیں

اُٹھ باندھ کمر۔۔۔۔۔

1۔ہم آنکھوں میں سپنے۔۔۔۔جینے سے ہے پیار ہمیں۔ 2۔منزل پر پہنچیں گے۔۔۔۔دیوار ہمیں۔3۔ دریا میں طغیانی ہے۔۔۔۔جانا ہے اُس پار ہمیں۔

غزل1: مصیبت بھی راحت فزا ہو گئی ہے

مصیبت بھی راحت فزا ہو گئی ہے	تری آرزُو رہنُما ہو گئی ہے
یہ وہ راستا ہے دیارِ وفا کا	جہاں بادِ صرصر ، صبا ہوگئی ہے
میں درماندہ اس بارگاہِ عطا کا	گُنہ گار ہوں ، اک خطا ہو گئی ہے
ترِے رُتبہ دانِ محبت کی حالت	ترِے شوق میں کیا سے کیا ہوگئی ہے
پہنچ جائیں گے انتہا کو بھی حسرت	جب اس راہ کی ابتدا ہو گئی ہے

غزل2: آدمی آدمی سے ملتا ہے

آدمی آدمی سے ملتا ہے	دل مگر کم کسی سے ملتا ہے
بھول جاتا ہوں میں ستم اُس کے	وہ کچھ اس سادگی سے ملتا ہے
آج کیا بات ہے کہ پھولوں کا	رنگ ، تیری ہنسی سے ملتا ہے
سلسلہ ، فتنۂ قیامت کا	تیری خوش قامتی سے ملتا ہے
مل کے بھی جو کبھی نہیں ملتا	ٹُوٹ کر دل ، اُسی سے ملتا ہے
کاروبارِ جہاں سنورتے ہیں	ہوش جب بے خودی سے ملتا ہے
رُوح کو بھی مزا محبت کا	دل کی ہمسایگی سے ملتا ہے

غزل3: سر میں سودا بھی نہیں، دل میں تمنا بھی نہیں

سر میں سودا بھی نہیں ، دل میں تمنّا بھی نہیں	لیکن اس ترکِ محبت کا بھروسا بھی نہیں
ایک مُدّت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں	اور ہم بھول گئے ہوں تجھے ، ایسا بھی نہیں
یوں تو ہنگامے اٹھاتے نہیں دیوانۂ عشق	مگر اے دوست ، کچھ ایسوں کا ٹھکانا بھی نہیں
آج غفلت بھی ان آنکھوں میں ہے پہلے سے سَوا	آج ہی خاطرِ بیمار شکیبا بھی نہیں
رنگ وہ فصلِ خزاں میں ہے کہ جس سے بڑھ کر	شانِ رنگینیِ حُسنِ چمن آرا بھی نہیں
بات یہ ہے کہ سکونِ دلِ وحشی کا مقام	کُنجِ زنداں بھی نہیں وُسعتِ صحرا بھی نہیں
ہم اُسے منھ سے بُرا تو نہیں کہتے کہ فراقؔ	دوست تیرا ہے ، مگر آدمی اچّھا بھی نہیں

غزل4: یہ فخر تو حاصل ہے، بُرے ہیں کہ بھلے ہیں

یہ فخر تو حاصل ہے ، بُرے ہیں کہ بھلے ہیں	دو چار قدم ہم بھی تِرے ساتھ چلے ہیں
جلنا تو چراغوں کا مقدّر ہے ازل سے	یہ دِل کے کنول ہیں کہ بجھے ہیں نہ جلے ہیں
نازُک تھے کہیں رنگِ گُل و بُوئے سمن سے	جذبات کہ آداب کے سانچے میں ڈھلے ہیں
تھے کتنے ستارے کہ سرِشام ہی ڈوبے	ہنگامِ سحر کتنے ہی خورشید ڈھلے ہیں
جو جھیل گئے ہنس کے کڑی دھوپ کے تیور	تاروں کی خنک چھاؤں میں وہ لوگ چلے ہیں
اک شمع بجھائی تو کئی اور جلا لیں	ہم گردشِ دوراں سے بڑی چال چلے ہیں

پیراگراف کی تشریح - سوال نمبر 3

2202 کے پنجاب بورڈز کے امتحانات کے نقطہ نظر سے اہم اسباق: مرزا محمد سعید، نظریہ پاکستان، اُردو ادب میں عید الفطر، استنبول، خطوطِ غالب، خطوط رشید احمد صدیقی

سبق 1: مرزا محمد سعید

- صبح اخباروں میں یہ خبر پڑھ کر دل دھک سے رہ گیا کہ پروفیسر مرزا محمد سعید کا آج سوئم ہے۔ خاموش زندگی! خاموش موت! مرزا صاحب کی علالتِ مزاج یا مرض الموت کی اطلاع اس سے پہلے کہیں سے نہیں ملی۔ حد یہ کہ پرسوں وہ رحلت فرما گئے اور اُن کے سیکڑوں دوستوں اور قدر دانوں کو اس سانحۂ اِرتحال کی خبر تک نہ ہوئی۔
- عالم کی موت عالَم کی موت ہوتی ہے۔ ابھی ہم کو اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا کہ مرزا صاحب کے رخصت ہو جانے سے ہمارا کتنا بڑا نقصان ہو گیا ہے۔ اب ان کی عدم موجودگی رہ رہ کر ہمیں ان کی یاد دلائے گی اور وقت کے ساتھ اُن کی جدائی کا گھاؤ بڑھتا چلا جائے گا۔
- مرزا صاحب دِلّی کے شرفا کے ایک متموّل خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ تِراہا بیرم خان سے آگے بڑھ کر ایک راستہ سیدھے ہاتھ کو مڑ جاتا ہے، اسی کے نکڑ پر مرزا صاحب کا آبائی مکان تھا۔ اسی علاقے میں سر سید احمد خان کا قدیم مکان بھی تھا۔
- اِکہرا ڈیل، اُجلا رنگ، کشادہ پیشانی، گھنی بھنوؤں کے سائے میں بڑی بڑی روشن آنکھیں، رُخساروں کی ہڈیاں اُبھری ہوئیں، کترواں مونچھیں، ہنستے تو سامنے کے دو چار دانت ٹوٹے ہوئے نظر آتے، مگر بُرے نہ لگتے تھے۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی۔ دھان پان سے آدمی تھے۔
- مرزا صاحب پطرس کے اُستاد ہیں۔ حسبِ دستور اپنی کاروائی دکھانے کے لیے اس نے اُن کے مسودے میں سے دو ایک فقرے نکال دیے تھے۔ ان فقروں کا نکلنا اس کا نوکری سے نکالے جانے کا پیش خیمہ ہو گیا۔ بھاگا مرزا صاحب کی خدمت میں، معافی مانگی، ہاتھ جوڑے، مرزا صاحب نہ مانے، بولا: "تو حضرت! میری نوکری گئی۔ بال بچے بھوکے مریں گے اور آپ کو دعائیں دیں گے۔"
- موت برحق ہے۔ مرنا سب کو ہے مگر مرنے مرنے میں فرق ہوتا ہے۔ مرزا صاحب نے خاصی عمر پائی مگر ان کی وفات کا صدمہ اس لیے زیادہ ہے کہ ایسے قابل، ایسے شریف اور ایسے وضع دار لوگ زمانہ اب پیدا نہیں کرے گا۔ افسوس کہ پروفیسر مرزا محمد سعید اب وہاں ہیں جہاں ہماری نیک آرزوئیں رہتی ہیں۔ ایسی جامع العلوم ہستی سے محروم ہونے کا ہمیں جتنا بھی غم ہو، کم ہے۔

- آپ کے انگریزوں اور۔۔۔۔۔ مدتوں یاد رکھے جائیں گے۔
- مرحوم کے سانحہ رحلت پر۔۔۔۔۔ کتنی بڑی سعادت آپ کو نصیب ہوئی۔
- پطرس آل انڈیا ریڈیو کے۔۔۔۔۔۔ تمہارے شاگرد مجھے اصلاح دیں۔

سبق 2: نظریۂ پاکستان

- مسلمانوں نے ہمیشہ رواداری کو اپنا شیوہ بنایا ہے لیکن جب کفر والحاد غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو مسلمان اس کے مقابلے کے لیے ڈٹ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ بادشاہ اکبر کی بے جا رواداری اور ملکی سیاست میں ہندوؤں کے عمل دخل کی وجہ سے ملک میں کافرانہ طور طریقے اس قدر رائج ہو گئے تھے کہ مسلمانوں کی آزادی خود ان کے دینی معاملات میں بھی ختم ہو گئی تھی۔
- چناچہ 1857ء کی جنگِ آزادی میں مسلمانوں نے پھر اپنے قدم جمانے کی کوشش کی لیکن انگریزی اقتدار مستحکم ہو چکا تھا، اس لیے انھیں کامیابی نہ ہو سکی۔ اس زمانے میں سرسید نے مجبوراً انگریزوں سے مفاہمت کو غنیمت جانا اور مسلمان قوم کی اخلاقی اور تہذیبی اصلاح پر توجہ دی اور ان کے دلوں سے احساسِ کمتری کو دور کرنے کی کوشش بھی کی۔
- مسلمانوں نے ہمیشہ رواداری کو۔۔۔۔۔ اس قدر رائج ہو گیے تھے۔
- انگریزوں نے اپنے قدم جمائے۔۔۔۔۔۔ کوششیں جاری رکھیں۔
- اہلِ مغرب نے۔۔۔۔۔۔ کے ہونے سے بخوبی ظاہر ہے۔
- ایسی نظریاتی قومیت۔۔۔۔۔۔ جکڑی ہوئی تھی۔

سبق 3: پرستان کی شہزادی

- سیّدانی بی کا ایک وقت میں بڑا دور دورہ تھا۔ قلعے کی اچھی اچھی مُغلانیاں ان کے سامنے کان پکڑتی تھیں۔ محلّات میں جہاں کوئی نیا جوڑا سِلا، کسی نئی وضع کی ٹکائی کا ذکر ہوا اور یہ بلائی گئیں۔ شہر کی بیگمات میں بھی ان کے ہنر کی دھاک تھی۔ سب انھیں آنکھوں پر بٹھاتے تھے۔
- اُس کی کارسازی کے قربان، صدقے مشکل کشا کے، عقل نے ایسا کام دیا اور پہلے ہی جوڑے میں واہ واہ ہو گئی۔ شہزادی کا چہرہ بھی خوشی کے مارے پھول کی طرح کھل گیا۔ اب کیا تھا میرے ہاتھ پاؤں میں گھوڑے لگ گئے۔ دنوں کا کام گھڑیوں میں ہونے لگا۔
- میں پالکی سے اتری اور چادر کو اچھی طرح اوڑھ اس پری کے ساتھ ساتھ چلی۔ کیا کہوں، اندر کیا بہار تھی۔ ہزاروں پریاں گورے گورے رنگ، بُوٹا سا قد، زرق برق کپڑے، ہنستی، چُہلیں کرتی اَہلی گہلی پھر رہی تھیں۔ چمن ایسا کہ نہ دیکھا نہ سُنا۔ ہر درخت کا تنا چاندی کا، سونے کی شاخیں زمرد کے پتے پھلوں کی جگہ کہیں لعل لٹک رہے تھے۔

سبق 4: اُردو ادب میں عید الفطر

- اقبالؔ کے ہاں ہلالِ عید صرف ہمیں خوش ہی نہیں کرتا، ہماری ہنسی بھی اڑاتا ہے۔ یتیموں کی عید کے بارے میں بھی اقبال اس رویّے کی عکاسی کرتے ہیں جس پر نثر نگار بھی خامہ فرسائی کرتے رہے ہیں۔ یادِ طفلی علامہ اقبال کو عید کے چاند کی تصویر کشی پر مجبور کرتی ہے۔
- عید کا تصور مسلمانوں کے ہاں محض تہوار منانے اور اُچھل کود کو کلچر بنانے پر منحصر نہیں بلکہ اس خوشی کا رشتہ ہماری اقدار میں بہت دُور تک جاتا ہے، جس سے عید کے بارے میں اُردو شعرا کی تخلیقات کو ایک سمت ہی نہیں ملتی بلکہ ان کا تعلق ہمارے داخلی رویوں کے ساتھ اتنا گہرا ہے کہ ہماری شعری روایت میں یہ عمل صرف یک طرفہ مناظر کشی تک جا کر ختم نہیں ہوتا۔
- عید کو محض خوشی۔۔۔۔۔۔ لا کر دکھایا گیا ہے۔
- اُردو کی غزلیہ شاعری میں۔۔۔۔۔ زیادہ اجاگر ہوئے۔
- جب اُردو شاعری کی حدود میں۔۔۔۔۔ پاسداری کے عمل کو شدید تر کر دیا۔

سبق 5: مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ

- میرے دوست احمد مرزا ہیں، جنھیں میں بھَر بھَر یا دوست کہتا ہوں۔ یہ نہایت معقول آدمی ہیں اور میری اُن کی دوستی نہایت پرانی اور بے تکلفی کی ہے مگر حضرت کی خِلقت میں داخل ہے کہ دو منٹ نچلا نہیں بیٹھا جاتا۔ جب آئیں گے، شور مچاتے ہوئے، چیزوں کو اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے۔
- یہ ضرور ہے کہ جن مرغانِ خوش نوا کی تعریف میں شعرا اس قدر رَطبُ اللّسان ہیں، ان کی عنایت سے میں خوش نہیں ہوا کہ سب کے سب میرے کمرے کے نیچے درخت پر جمع ہو گئے اور شور مچانا شروع کر دیا، تاہم میں نے کوشش کر کے اُن کی طرف سے کان بند کر لیے اور کام میں ہمہ تن مشغول ہو گیا۔
- چاہے مجھ پر نفرین کی جائے، مگر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آج تک میرے سامنے کوئی یہ ثابت نہ کر سکا کہ احباب کا ایک جم غفیر رکھنے اور شناسائی کے دائرے کو وسیع کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ اگر دنیا میں کچھ کام کرنا ہے اور باتوں ہی میں عمر نہیں گزارنی ہے تو بعض نہایت عزیز دوستوں کو چھوڑنا پڑے گا۔

- اے بھائی مسلمانو! خدا کے لیے مجھ بدنصیب کا حال سنو۔ میں آفت کا مارا سات بچوں کا باپ ہوں۔ اب روٹیوں کو محتاج ہوں اور اپنی مصیبت ایک ایک سے کہتا ہوں۔ میں بھیک نہیں مانگتا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے وطن کو چلا جاؤں، مگر کوئی خدا کا پیارا مجھے گھر بھی نہیں پہنچاتا۔ بھائی مسلمانو! میں غریب الوطن ہوں۔ میرا کوئی دوست نہیں۔ اے خدا کے بندو! میری سنو، میں غریب الوطن ہوں۔

سبق 6: ملمع

- وہ ریلوے ٹکٹ گھر کے سامنے سیاہ ریشمی برقے میں لپٹی کھڑی تھی۔ پلٹی ہوئی نقاب، کچھ متعجب سی نگاہیں، رات کے ساڑھے گیارہ بج چکے تھے۔ گاڑی کے آنے میں صرف پندرہ منٹ باقی تھے، لیکن ٹکٹ گھر کی کھڑکیاں اب تک بند تھیں۔ اس کی حیران نظریں بند کھڑکیوں سے سر ٹکرا ٹکرا کر آتا گئیں۔
- عجیب مصیبت ہے! وہ دل ہی دل میں کہنے لگی۔ یہ کم بخت مرد ہر موقع پر آدھمکتے ہیں۔ کچھ نہیں تو سیکنڈ اور انٹر کا شوشہ ہی چھوڑ دیا۔ اب اسے کیا معلوم کہ اس نے اس وقت جو کچھ میرے پاس دیکھا، بس یہی میری کل کائنات ہے۔ اٹیچی کیس اور ہولڈال اچھے زمانے کی یادگار ہیں۔
- کھانسی کی کھوں کھوں سے وہ چونکی۔ کمبل کی گٹھڑی کھلی اور ایک جھریوں کا مارا بگلے کے پر جیسے سفید بالوں کا چہرہ اس کے سامنے تھا۔ وہ اپنی ڈھیلی ڈھالی فراک، ترشے ہوئے بال اور ٹرنک پر رکھے ہوئے ہیٹ سے کوئی عیسائی بڑھیا معلوم ہو رہی تھی۔

سبق 7: چغل خور

- ادھر چغل خور کو کسان کے ہاں ملازم ہوئے چھے ماہ بیت چکے تھے اور اب اُس کا دل چاہ رہا تھا کہ کسی سے کسان کی کوئی چغلی کھائے۔ وہ چھے ماہ سے اب تک اپنی اس عادت پر جبر کیے ہوئے تھا مگر اب معاہدے کی مدّت ختم ہونے پر اپنے آپ پر قابو پانا اس کے بس میں نہ تھا۔
- دوسرے روز دوپہر کو جب کسان کی بیوی کھانا لے کر کھیتوں میں آئی تو کسان نے کنکھیوں سے اس کی طرف دیکھا۔ وہ بڑی احتیاط سے اس کی ہر حرکت کا جائزہ لے رہا تھا کیوں کہ اس کے دل میں تھا کہ کہیں پاگل ہونے کی وجہ سے وہ اسے کاٹ نہ کھائے۔
- اور اس کے بعد وہ سب ایک دوسرے پر پل پڑے۔ وہ سر پھٹول ہوئی، وہ لاٹھیاں چلیں کہ سب خون میں نہا گئے۔ آخر ارد گرد کے کھیتوں میں کام کرنے والے دوسرے لوگ بھاگ کر آئے اور انھوں نے بیچ بچاؤ کرا کے انھیں ایک دوسرے سے الگ کیا۔

سبق 8: نام دیو مالی

- میں نے اس بے مثل کار گزاری پر اسے انعام دینا چاہا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ شاید اُس کا کہنا ٹھیک تھا کہ اپنے بچوں کے پالنے پوسنے میں کوئی انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔ کیسی ہی تنگی تُرشی ہو وہ ہر حال میں کرنا ہی پڑتا ہے۔
- وہ بہت سادہ مزاج، بھولا بھالا اور منکسرِ المزاج تھا۔ اُس کے چہرے پر بشاشت اور لبوں پر مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی۔ چھوٹے بڑے ہر ایک سے جھک کر ملتا۔ غریب تھا اور تنخواہ بھی کم تھی، اس پر بھی اپنے غریب بھائیوں کی بساط سے بڑھ کر مدد کرتا رہتا تھا۔
- گرمی ہو یا جاڑا، دھوپ ہو یا سایا، وہ دن رات برابر کام کرتا رہا۔ اُسے کبھی یہ خیال نہ آیا کہ میں بہت کام کرتا ہوں یا میرا کام دوسروں سے بہتر ہے، اسی لیے اُسے اپنے کام پر فخر یا غُرور نہ تھا۔ وہ یہ باتیں جانتا ہی نہ تھا۔ اُسے کسی سے بَیر تھا نہ جلاپا۔

سبق 9: علی بخش

- خواجہ صاحب کے اصرار پر وہ میرے ساتھ ایک آدھ روز کے لیے جھنگ چلنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ جب وہ میرے ساتھ کار میں بیٹھ جاتا ہے تو غالباً اس کے دل میں سب سے بڑا وہم یہ ہے کہ شاید اب میں بھی بہت سے دوسرے لوگوں کی طرح علامہ اقبال کی باتیں پوچھ پوچھ کر اس کا سر کھپاؤں گا۔
- میری توقع پوری ہوتی ہے اور تھوڑی سی پریشان کن خاموشی کے بعد علی بخش مجھے یوں گُھورنے لگتا ہے کہ یہ عجیب شخص ہے، جو ڈاکٹر صاحب کی کوئی بات نہیں کرتا۔ آخر اس سے رہا نہ گیا اور ایک سینما کے سامنے بِھیڑ بھاڑ دیکھ کر وہ بڑبڑانے لگا: "مسجدوں کے سامنے تو کبھی ایسا رش نظر نہیں آتا۔ ڈاکٹر صاحب بھی یہی کہا کرتے تھے۔"
- اب علی بخش کا ذہن بڑی تیزی سے اپنے مرکز کے گرد گھوم رہا ہے اور وہ بڑی سادگی سے ڈاکٹر صاحب کی باتیں سناتا جاتا ہے۔ ان باتوں میں قصوں اور کہانیوں کا رنگ نہیں، بلکہ ایک نشے کی سی کیفیت ہے۔ جب تک علی بخش کا یہ نشہ پورا نہیں ہوتا، غالباً اسے ذہنی اور روحانی تسکین نہیں ملتی۔

سبق 10: اِستنبول

- سلیمانیہ سے ملحق ایک بڑا کتب خانہ ہے۔ یہاں مخطوطات کا سب سے بڑا ذخیرہ محفوظ ہے۔ اندازے کے مطابق ایک لاکھ قلمی کتابیں یہاں ہیں اور نہایت ترتیب و تنظیم سے رکھی ہوئی ہیں۔ جب میں اپنے رفیقوں کو باسفورس، گولڈن ہارن اور ایا صوفیہ کی سیر کراتا ہوا یہاں سے سلیمانیہ میں لایا تو سب کی حیرت و مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔

- انگریزوں کے علمی ذوق کی مدح وستائش بہت کی جاتی ہے، مگر خود ولیم راجرز نے اپنی مشہور تصنیف توپ کاپی میں یہ گلہ کیا ہے کہ انگریزوں نے بہت سے مسلم اداروں اور خاص طور پر بیت الحکمت کا ذکر تو ضرور کیا ہے لیکن توپ کاپی کو نظر انداز کر دیا۔
- مسلمانوں نے اس میں بہت سی تعمیرات کا اضافہ کیا۔ دیواروں اور چھتوں کی پچی کاری پر سرمئی قلعی کروا دی گئی۔ جن دیواروں پر بت بنے ہوئے تھے۔ انھیں منہدم کروا کے نئی دیوار بنوا دی گئی۔ سلطان محمد نے ایک بلند مینار تعمیر کروایا۔ سلیم ثانی نے شمال کی جانب دوسرا مینار بنوایا۔ مراد ثالث نے باقی دو مینار اور مرمت کا سارا کام مکمل کروایا۔ اس نے صدر دروازے کے پاس اندر کی طرف سنگِ جراحت کی دو بڑی نالیاں بنوائیں۔
- توپ کاپی میں آثارِ قدیمہ کے ایک عجائب گھر کے علاوہ فوجی عجائب خانہ بھی علیحدہ موجود ہے۔ جو "او قاف" کہلاتا ہے۔ اسلامی ترکی آرٹ، ادب اور ثقافتی نیز مصوری کے بھی حیرت انگیز نمونے موجود ہیں۔
- یہ اس کی بنوائی ہوئی شان دار مسجد ہے۔ جو شاہی مسجد میں بہت ممتاز ہے اور قدیم زمانے میں وہی جامع مسجد تھی۔ آج جامع سلطان احمد اپنے چھے میناروں کی وجہ سے مشہور ہے۔ اسے سلطان احمد نے اپنی وفات کے سال مکمل کیا۔ یہ شاہی مسجد، بہت سے مذہبی تہواروں کے منانے کی جگہ اور بہت سی درباری رسمی جلوسوں کا مرکز رہ چکی ہے۔
- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا مرتبہ علم ایسا تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسائل کی تحقیق میں ان ہی سے رجوع کرتے تھے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی شخصیت میں تین چیزیں نمایاں تھیں: جوشِ ایمانی، حق گوئی اور آنحضرت رسول اللہ ﷺ سے بے کراں محبت وعقیدت۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا ایک مرتبہ ومقام یہ ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے میزبان رہے ہیں۔
- یہ شاہی مسجد۔۔۔۔۔۔۔ سے رجوع کرتے تھے۔
- یہ مسجد ترکی کی تمام مساجد۔۔۔۔۔۔۔ حسین مرقع ہے۔

سبق 11: خطوطِ غالبؔ

- نہ کاغذ ہے، نہ ٹکٹ ہے، اگلے لفافوں میں سے ایک بیرنگ لفافہ پڑا ہے۔ کتاب میں سے کاغذ پھاڑ کر تم کو خط لکھتا ہوں اور بیرنگ لفافے میں لپیٹ کر بھیجتا ہوں۔ غمگیں نہ ہونا۔ کل شام کو کچھ فتوح کہیں سے پہنچ گئی ہے، آج کاغذ اور ٹکٹ منگاؤں گا۔
- شہر کا حال کیا جانوں کیا ہے؟ "پون ٹوٹی کوئی چیز ہے، وہ جاری ہوگئی ہے۔ سوائے اناج اور اُپلے کے کوئی چیز ایسی نہیں، جس میں محصول نہ لگا ہو۔ جامع مسجد کے گرد پچیس پچیس فٹ گول میدان نکلے گا۔ دکانیں حویلیاں ڈھائی جائیں گی۔ دار البقا فنا ہو جائے گی۔
- شہر کا حال کیا جانوں۔۔۔۔۔ باقی خیر وعافیت ہے۔
- حاکم اکبری کی آمد کی۔۔۔۔۔۔۔ نہ کسی کو خبر ہے۔
- ہم تو کول سے تمہارے خط کے آنے کے۔۔۔۔۔۔۔ بنا ہو۔
- علی گڑھ کا آپ کا مطالعہ۔۔۔۔۔۔۔ خوب بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔

سبق 12: خطوطِ رشید احمد صدیقی

- میرا خیال ہے کہ مرحوم سے شاید ہی کبھی کسی شخص کو تکلیف پہنچی ہو۔ شریف شخص کی یہ صفت سب سے معتبر مانی گئی ہے۔ اُردو، فارسی اور عربی ادبیات پر مرحوم کی نظر بڑی گہری، وسیع اور متنوع تھی جس کے ہم سب ہمیشہ معترف رہے اور اس سے استفادہ کیا۔
- اسی تخیل کو لیے ہوئے ہم یا یہ تخیل ہم کو لیے ہوئے علی گڑھ میں داخل ہوئی۔ یہاں سے وہ کرشمۂ انقلاب یا قلبِ ماہیت شروع ہوتی ہے جس کا دوسرا نام علی گڑھ ہے۔ جو باتیں اس سے پہلے خواب میں دیکھی تھیں، ان کی تصویر و تکمیل علی گڑھ میں دیکھی اور پائی۔

خلاصہ جات کے لیے اہم اسباق

ملمع، علی بخش، مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ، نام دیومالی، پرستان کی شہزادی، چغل خور

مختصر جوابی سوالات

حصہ نثر

سبق1: مرزا محمد سعید

1 مرزا صاحب کی کن دو قومی شخصیات سے عزیزداری تھی؟
2 مرزا صاحب نے کس کالج میں تدریس کے فرائض انجام دیے؟
3 مرزا صاحب کا سب سے بڑا مشغلہ کیا تھا؟
4 مصنف کے پروگرام "دانش کدہ" میں شرکت کی درخواست پر مرزا صاحب نے کیا جواب دیا؟
5 مرزا محمد سعید کا حلیہ بیان کیجیے۔
6 مرزا صاحب کے دونوں ناولوں کے نام تحریر کیجیے۔

سبق2: نظریۂ پاکستان

1 سلطان ٹیپو اپنی جدوجہد میں کیوں کامیاب نہ ہو سکا؟
2 تحریکِ خلافت کیوں شروع کی گئی؟
3 علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کے لیے الگ وطن کا مطالبہ کب اور کہاں کیا؟
4 اہل مغرب نے قومیت کی بنیاد کس پر رکھی ہے؟
5 مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد کیا ہے؟
6 نظریہ پاکستان کا مقصد کیا ہے؟
7 شُدھی اور سنگھٹن کی تحریکوں کے مقاصد کیا تھے؟

سبق3: پرستان کی شہزادی

1 سیّدانی بی نے گزراوقات کے لیے کون سا پیشہ اختیار کیا؟ اس دور میں دوسری شادی کرنا کیسا سمجھا جاتا تھا؟
2 میر صاحب اور ان کی بیوی سیّدانی بی کی کس بات پر زیادہ خوش تھے؟
3 پرستان کے بادشاہ نے سیّدانی بی کو کس کام کے لیے بلوایا تھا؟
4 بادشاہ بیگم کا اصلی نام کیا تھا؟
5 پرستان کے پھلوں کی خاص بات کیا تھی؟ 6۔ سیدانی بی کا خاندان کیسا تھا؟ 7۔ پرستان میں پان کی عادت کی وجہ سے پتا توڑا تو کیا محسوس کیا؟

سبق4: اردو ادب میں عید الفطر

1 عید الفطر کا ہماری تہذیبی اور دینی زندگی سے کیا تعلق ہے؟
2 عید الفطر پر نظموں میں، شعرا نے کیا باریکیاں پیدا کی ہیں؟
3 عید الفطر کے موقع پر شہزادوں اور شہزادیوں کا ذکر کرتے ہوئے، خواجہ حسن نظامی نے کیا نکتہ اُجاگر کیا ہے؟
4 اُردو شعرا نے ہر دور میں عید الفطر کو موضوعِ سخن کیوں بنایا؟
5 کون سی چیز اقبال کو عید کے چاند کی تصویر کشی پر مجبور کرتی ہے؟
6 "مہِ صیام گیا اور روزِ عید آیا" یہ اردو کے کس معروف شاعر کا مصرع ہے؟

سبق5: مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ

1 چاندنی چوک کے فقیر کی تقریر کا لب لباب کیا تھا؟
2 مصنف کے کون سے دوست ادب کے زیادہ دل دادہ ہیں؟
3 مصنف پر اس فقیر نے کیا اثر کیا؟
4 مصنف کو اپنے بھڑ بھڑیا دوست سے کیا شکایت ہے؟

5	محمد تحسین کی گفتگو کا محور کیا ہوتا ہے؟

سبق 6: ملمع

1	گھر والوں نے عقیل کو ساتھ لے جانے کا مشورہ دیا تو اس پر لڑکی نے کیا جواب دیا؟
2	لڑکی سٹیشن پہنچی تو اس نے سب سے پہلے کیا دیکھا؟
3	لڑکی جس ڈبے میں سوار ہوئی، اس کا ماحول کیسا تھا؟

سبق 7: چغل خور

1۔ کسان نے چغل خور کو کن شرائط پر ملازم رکھا؟ 2/ چغل خور کسان کا کون سا کام کرتا تھا؟۔ ہر چغل خور کس بات کو ماننے سے انکار کرتا ہے؟ 3۔ چغل خور نے تنخواہ کے طور پر کیا مانگا؟ 4۔ چغل خور نے کیا کہہ کر کسان کی بیوی کو بدگمان کیا؟/ چغل خور نے کسان کی بیوی کو کیسے سمجھایا؟ 5۔ کسان کو اپنی بیوی کے بارے میں کیا پکا یقین پیدا ہو گیا تھا؟

سبق 8: نام دیو مالی

1	نام دیو نے پانی کی قلت کے زمانے میں چمن کو کیسے شاداب رکھا؟/ بارش کی کمی کی وجہ سے باغ کی کیا حالت تھی؟
2	نام دیو نے انعام لینے سے انکار کیوں کیا؟
3	لوگ بچوں کے علاج کے لیے نام دیو کے پاس کیوں آتے تھے؟
4	نام دیو مالی کے اوصاف میں سب سے نمایاں وصف کیا ہے؟
5	نام دیو مالی کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ 6۔ نام دیو مالی کو دیکھتے ہوئے کیسا لگتا تھا؟ 7۔ نام دیو کی موت کا سبب کیا تھا؟

سبق 9: علی بخش

1	علی بخش سے مصنف کی کیسے ملاقات ہوئی؟
2	علی بخش کو ایک مربع زمین کہاں اور کیوں الاٹ ہوئی؟
3	ایک سینما کے سامنے بھیڑ دیکھ کر علی بخش نے کیا کہا؟
4	شیخوپورہ سے گزرتے ہوئے علی بخش کو کیا یاد آیا؟ 5۔ کبھی کسی پودے کو کیڑا لگ جاتا تو علی بخش کیا کرتا تھا؟ 6۔ مصنف کے ساتھ کار میں بیٹھتے ہوئے علی بخش کے دِل میں کیا وہم تھا؟

سبق 10: استنبول

1	اِستنبول پر مسلمانوں کے پہلے حملے کی خاص بات کیا ہے؟
2	ترکی میں جمعۃ المبارک کا آدھا آدھا خطبہ کن دو زبانوں میں دیا گیا؟ 3۔ استنبول کس ملک کا شہر ہے اور وہاں کون سے جلیل القدر صحابی مدفون ہیں؟

سبق 11: خطوطِ غالبؔ

1	مرزا غالبؔ نے میر مہدی حسین مجروحؔ کو خط، بیرنگ کیوں بھیجا؟
2	مرزا غالبؔ نے میر مہدی مجروحؔ کو خط کب لکھا؟
3	مرزا غالبؔ نے کتابوں پر کیا رائے دی ہے؟

سبق 12: خطوطِ رشید احمد صدیقی

1	رشید احمد صدیقی کے پہلے خط کے مخاطب کا نام کیا ہے؟
2	ڈاکٹر محمد حسن کا شکریہ کس بات پر ادا کیا گیا ہے؟

حصہ نظم

نظم 1: حمد

1	"حمد" میں خالق کی کن مخلوقات کا ذکر کیا گیا ہے؟
2	انسان کو کس فطرت پر پیدا کیا گیا ہے؟

نظم2: نعت

1۔انسان کوانسان کا عرفان ہونے سے کیا مراد ہے؟2۔نعت کے پہلے شعر میں حضور ﷺ کی کون سی صفات بیان کی گئی ہیں؟3۔نعت کے شاعر کے نزدیک خاتم النبیین ﷺ کا پیغام کیا ہے؟3۔ نظم "نعت" کے آخری شعر میں خضر سے کون سی ہستی مراد ہیں؟اور نعت سے کیا مراد ہے؟

نظم3: میدانِ کربلا میں گرمی کی شدت

1 میر انیس نے پہلے بند میں زباں کو کس چیز سے تشبیہ دی ہے؟2۔"میدانِ کربلا میں گرمی کی شدت"میں زمین وآسمان کی کیا کیفیت بیان کی گئی ہے؟

نظم4: فاطمہ بنت عبداللہ

1 "برسے ہوئے بادل" سے کون مراد ہے؟2۔فاطمہ کو"راکھ میں دبی ہو چنگاری"کیوں کہا گیا ہے؟3۔ نظم "فاطمہ بنت عبداللہ" میں تازہ انجم کا ظہور سے کیا مراد ہے؟ 4۔آنکھ کی شبنم افشانی سے کیا مراد ہے؟

نظم5: کسان

1 نبضِ خاک پہ انگلیاں رہنے کا کیا مطلب ہے؟

2 کھیت سے مُنہ پھیر کر کسان کہاں جاتا ہے؟3۔ نظم کسان کے مطابق کسان کی دوخوبیاں بیان کریں۔

نظم7: اونٹ کی شادی

1 نظم میں شاعر نے "نیا گل کھلانے" کا ذکر کر کے کس طرف اشارہ کیا ہے؟

نظم8: مال گودام روڈ

1 شاعر کس سڑک کو بے مثال کہہ رہا ہے؟

2 سڑک پر جسے جانا پڑے،اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ 3۔شاعر کے مطابق "مال گودام روڈ"پر شام ہوتے ہی کس طرح کی رونق ہوتی تھی؟

حصہ غزل

غزل1: مصیبت بھی راحت فزا ہو گئی ہے

1 شاعر کے ہاں مصیبت کے "راحت فزا" ہونے کی وجہ کیا ہے؟

2 کون سے راستے پر چلنے سے مصیبت خوشی میں تبدیل ہو جاتی ہے؟

3 شاعر منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لیے پُراُمید ہے، کیوں؟

غزل3: سر میں سودا بھی نہیں،دل میں تمنا بھی نہیں

1 فراق گورکھپوری کی شاملِ نصاب غزل ان کے کس مجموعے سے لی گئی ہے؟

2 شاعر نے سر اور دل میں کس چیز کی کمی کا ذکر کیا ہے؟

3 شاعر کو کسی کی یاد کتنے عرصے سے نہیں آئی؟

4 فراق کی تین کتابوں کے نام لکھئے۔

غزل4: یہ فخر تو حاصل ہے، بُرے ہیں کہ بھلے ہیں

1 شاعرہ کس بات پر نازاں ہے؟

2 دل کے کنول اور چراغوں میں کیا بنیادی فرق بتایا گیا ہے؟

اُٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے

1 علم کی طاقت سے کس طرح بندوق کو شکست دی جاسکتی ہے؟

2 حکومت کی اوّلین ترجیح کیا ہے؟

3 اسلام کیسے امن وآشتی کا مذہب ہے؟4۔دہشت گردی سے معاشرتی زندگی کس طرح متاثر ہوتی ہے؟

بہادر بچّے

1	پاکستانی بچوں کو کس چیز سے پیار ہے ؟2۔ "بہادر بچے" نظم میں کون سا موسم آنے والا ہے جس کے آثار دِکھتے ہیں؟ شاعر کا نام بھی لکھیے۔

اضافی مختصر جوابی سوالات (گرامر)

1۔ مقطع کی تعریف کیجیے اور ایک مثال دیجئے۔2۔ "مطلع" اور "مقطع" سے کیا مراد ہے؟3۔ مطلع کسے کہتے ہیں؟ ایک مثال دیجئے۔4۔ مجاز مرسل کی تعریف کیجئے اور اس کی کسی ایک صورت کی مثال دیجیے۔5۔ "قافیہ" کی تعریف لکھیے اور ایک مثال سے وضاحت کیجیے۔6۔ "مشت خاک"، "بے تیغ" مرکبات کا مفہوم لکھیے۔7۔ جملہ معترفہ یا جملہ معترضہ کی تعریف کیجیے اور ایک مثال دیجیے۔8۔ لوک داستانیں یا لوگ کہانیاں معاشرے میں کس قسم کی صفات پیدا کرتی ہیں؟9۔ قافیے اور ردیف سے کیا مراد ہے؟10۔ نظم اور غزل میں کیا فرق ہے؟11۔ ذو معنی الفاظ کی تعریف کیجیے اور ایک مثال دیجیے۔12۔ تشبیہ کی تعریف کیجیے اور اس کے ارکین کا تعداد کتنی ہے؟

مضمون نویسی

1	زم۔۔۔زم /	8	علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ	15	قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ
2	یومِ آزادی	9	عیدین	16	محنت کی برکتیں
3	حب وطن / قومی اتحاد	10	تعلیم نسواں	17	ایک دِل چسپ سفر
4	تندرستی ہزار نعمت ہے	11	عیادتِ مریض	18	ماں باپ کے ساتھ سلوک / والدین کی اطاعت
5	اپنی مدد آپ	12	شہری اور دیہاتی زندگی	19	وقت کی پابندی
6	تحریک پاکستان	13	شہری زندگی کے مسائل	20	علم کے فائدے
7	محسنِ انسانیت ﷺ	14	سائنس کے کرشمے		دہشت گردی، گداگری ایک لعنت، پانی کی اہمیت۔

تفہیمِ عبارات

1

پنجاب کی حد ان دنوں میں غزنی کی حد تک پھیلی ہوئی تھی اور راجا یہاں کا جے پال تھا۔ جب مسلمانوں کے قدم آگے بڑھتے معلوم ہوئے تو اس نے غزنی پر ایک بھاری فوج سے چڑھائی کی۔ چناں چہ دفعتہً ملغان پر جا کر ڈیرے ڈال دیے اور پشاور سے کابل تک برابر لشکر پھیلا دیا۔ ادھر سے سبکتگین بھی نکلا۔ چناں چہ دونوں فوجیں آمنے سامنے پڑی تھیں اور ایک دوسرے کی پیش دستی کی منتظر تھیں کہ دفعتہً آسمان سے گولے پڑنے لگے۔ یعنی بے موسم برف گرنی شروع ہوگئی۔ وہ لوگ تو برف کے کیڑے تھے انھیں خبر بھی نہ ہوئی، ہندوستانی بے چارے اپنے لحاف اور رضائیاں ڈھونڈنے لگے ، مگر وہاں رضائی کا گزارہ کہاں، سیکڑوں اکڑ کر مر گئے، ہزاروں کے ہاتھ پاؤں رہ گئے، جو بچے ان کے اوسان جاتے رہے۔

سوالات:

(i) پنجاب کی حدود غزنی تک پھیلی ہوئی تھیں۔ کس زمانے میں؟
(ii) جے پال کون تھا اور سبکتگین کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
(iii) "وہ لوگ تو برف کے کیڑے تھے" کون برف میں رہنے کے عادی تھے؟
(iv) وہاں رضائی کا گزارہ کیوں نہیں تھا؟
(v) جے پال اور سبکتگین میں جنگ کیوں نہ ہوئی؟
(vi) اس عبارت کا مناسب عنوان لکھئے۔

2

آپ کا والا نامہ ابھی ملا ہے جس کے لیے بہت شکر گزار ہوں۔ مسٹر نعیم الحق صاحب کے خط سے جو انھوں نے شیخ عبدالحمید کو لکھا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ ان کے خیال میں کشمیر اور سری نگر، دو مختلف جگہیں ہیں۔ ان کی خدمت میں عرض کریں کہ "کشمیر" ملک کا نام ہے اور "سری نگر" دار السلطنت ہے۔ مقدمات جو بھی ہوں سری نگر میں ہوں گے اور جہاں تک میں خیال کرتا ہوں ان کو زیادہ مدت وہاں ٹھہرنا نہ چاہیے، لیکن مجھے یقین ہے کہ سید صاحب موصوف اس حقیر رقم کو جو سفر خرچ کی صورت میں ان کی خدمت میں پیش کی جائے قبول نہ کریں گے اور یہ کام، للہ، مسلمانوں کے لیے کریں گے۔ کشمیر کمیٹی کے پاس زیادہ فنڈ نہیں ہے، ورنہ میں خود سید صاحب کی خدمت میں پیش کرتا۔ اس واسطے مہربانی کر کے ان کی خدمت میں عرض کریں کہ اگر آپ بلا کسی قسم کے معاوضے اور سفر خرچ کے یہ خدمت کریں تو اللہ کے نزدیک اجر جزیل کے مستحق ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور صورت میں اس کا اجر ضرور مل جائے گا۔

سوالات:

(i) علامہ اقبال نے مکتوب الیہ سے کیا کہا؟
(ii) سفر خرچ سے کیا مراد ہے؟

(iii) سید نعیم الحق وکیل ہیں، انھیں سری نگر کیوں بلایا ہے؟
(iv) اجر جزیل کے معنی لکھیے۔
(v) اس پیرا گراف کا عنوان لکھیے۔
(vi) اس عبارت کا مناسب عنوان لکھیے۔

3

مختلف انسان مختلف زبانیں بولتے ہیں۔زبانوں کو ان کے ماہروں نے مختلف خاندانوں پر تقسیم کر رکھا ہے۔ان میں دو خاندان بہت مشہور ہیں۔ایک سامی اور دوسرا آریائی۔سامی خاندان میں عربی اور عبرانی وغیرہ زبانیں شامل ہیں۔آریائی خاندان میں نہ صرف پاکستان اور ہندوستان کی بہت سی زبانیں شامل ہیں بلکہ یونانی ، اطالوی، جرمن ، فرانسیسی اور انگریزی زبانوں کا شمار بھی اسی خاندان میں ہوتا ہے۔دراصل آریائی خاندان زبانوں کا بہت بڑا خاندان ہے اور اس سلسلے کا کوئی دوسرا خاندان اس کی وسعت کی برابری نہیں کر سکتا۔زبانوں کے آریائی خاندان کی شعاعیں پاکستان ، ایران، انگلستان اور یورپ کے مختلف ممالک تک پھیلی ہوئی ہیں۔

سوالات:

(i) زبانوں کے دو مشہور خاندان کون کون سے ہیں؟
(ii) عربی اور انگریزی زبانوں کے کس خاندان سے تعلق رکھتی ہیں؟
(iii) آریائی خاندان کی جن زبانوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان کے نام لکھیے۔
(iv) دنیا کے کون کون سے ممالک ایسے ہیں جہاں آریائی خاندان کی زبانیں بولی جاتی ہیں؟
(v) ہماری قومی زبان کس خاندان سے تعلق رکھتی ہے؟
(vi) اس عبارت کا مناسب عنوان لکھیے۔

4

ہم عصروں اور ہم چشموں کی رقابت پرانی چیز ہے اور ہمیشہ سے چلی آتی ہے۔جہاں تک مجھے ان سے گفتگو کا موقع ملا اور بعض اوقات چھیڑ چھیڑ کر اور کرید کرید کر دیکھا اور ان کی تحریروں کے پڑھنے کا اتفاق ہوا، مولانا اس عیب سے بری معلوم ہوتے ہیں۔محمد حسین آزادؔ نے مولانا شبلی کی کتابوں پر کیسے اچھے تبصرے لکھے ہیں اور جو باتیں قابل تعریف تھیں ان کی دل کھول کر دادادی ہے۔مگر ان بزرگوں میں سے کسی نے مولانا کی کسی کتاب کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔لاہور میں کرنل ہالرائیڈ کی زیر ہدایت جو جدید رنگ کے مشاعرے ہوئے ، ان میں آزادؔ اور حالیؔ دونوں نے طبع آزمائی کی۔' برکھارت' ، 'حب وطن'، 'نشاط ِامید' اسی زمانے کی نظمیں ہیں۔ آزادؔ اپنے رنگ میں بے مثل نثار ہیں، مگر شعر کے کوچے میں ان کا قدم نہیں اٹھتا۔لیکن مولانا کی انصاف پسندی ملاحظہ کیجیے کہ کیسے صاف لفظوں میں اس نئی تحریک کا سہرا آزادؔ کے سر باندھا ہے۔

سوالات:

(i) اس عبارت میں مولانا سے کون مراد ہیں؟
(ii) مولانا کس عیب سے بری تھے؟
(iii) جدید رنگ کے مشاعروں میں کس قسم کی نظمیں پڑھی جاتی تھیں؟
(iv) نثار کے معنی لکھیے۔
(v) "مگر شعر کے کوچے میں ان کا قدم نہیں اٹھتا" کے معنی بتائیے۔
(vi) داد دینا کے معنی لکھیے۔
(vii) تبصرہ کسے کہتے ہیں؟
(viii) اس عبارت کا عنوان تحریر کیجیے۔

5

اسلام نے لفظ قوم کے معنی بدل دیے ہیں۔اسلام سے پہلے کے تمام قومی سلسلے ، تمام قومی رشتے ،نسل یا علاقے سے تعلق رکھتے تھے۔لیکن اسلام نے **لاالٰہ الااللہ محمدرسول اللہ** کے تحت ایک نیا روحانی بلکہ خدائی قومی رشتہ قائم کر دیا۔اسلام کسی سے نہیں پوچھتا کہ وہ ترک ہے یا تاجیک، وہ افریقہ کا رہنے والا ہے یا عرب کا، وہ چین کا باشندہ ہے یا ماچین کا، پاکستان میں پیدا ہوا ہے یا ہندوستان میں ، وہ کالے رنگ کا ہے یا گورے رنگ کا، بلکہ جس کسی نے اللہ کی توحید اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو مان لیا وہ ایک رشتے میں بندھ گیا۔جس سے اچھا اور پیارا رشتہ اور کوئی نہیں ہے۔

سوالات:

(i) اسلام نے لفظ قوم کو کتنی وسعت دی ہے؟
(ii) کیا اسلام میں نسل اور علاقے کا امتیاز جائز ہے؟
(iii) اسلام میں ترکی کے مسلمان، چین کے مسلمان اور پاکستان کے مسلمان کے درمیان امتیاز قائم ہو گا؟
(iv) کیا گورے مسلمان کو کالے مسلمان پر کوئی فوقیت حاصل ہے؟
(v) اس عبارت کا عنوان لکھیے۔

6

انتخابِ کتب ایک اہم مسئلہ ہے۔اس کے لیے اس طرح کی احتیاط اور غوروفکر کی ضرورت ہے جس طرح کے دوستوں کے انتخاب کے لیے۔جس طرح ایک اچھے اور نیک چال چلن کا مالک انسان اپنے دوست کو برائی سے بچا لیتا ہے اور ایک برا دوست اپنی بدکرداری کی وجہ سے دوسرے دوست کو بھی تباہ کر دیتا ہے۔اسی طرح اچھی کتابیں دل ودماغ اور عادات و اطوار پر اچھا اثر ڈالتی ہیں اور مخربِ اخلاق اور بے ہودہ کتابیں طبیعت کو برائی کی طرف مائل کرتی ہیں۔اسی طرح بری کتابوں کا

مطالعہ پڑھنے والے کی اخلاقی موت کا باعث بنتا ہے۔مشاہیر زمانہ کی سوانح عمریاں، سفر نامے، تاریخی اور مذہبی کتب اور جدید معلومات پر لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ انسان اور خصوصاً طالب علم کے لیے بہت مفید ہے۔اخلاقی کتابوں کے مطالعے سے اخلاق بلند ہوتا ہے۔

سوالات:

(i) کتابوں کے انتخاب میں کس چیز کی ضرورت ہے؟
(ii) برا دوست کیا نقصان پہنچاتا ہے؟
(iii) خراب کتابیں پڑھنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
(iv) طالب علم کے لیے کون سی کتابیں مفید ہیں؟
(v) اس عبارت کا مناسب عنوان لکھیے۔

7

قائدِاعظم رحمۃاللہ علیہ ہمیشہ سے ایماندار ، باہمت، نڈر اور مستقل مزاج انسان تھے۔ان کا دامن لالچ اور ہوس سے پاک تھا۔وہ کسی جج یا ساتھی وکیل سے بھی اپنی شان کے خلاف کوئی لفظ سننا پسند نہیں کرتے تھے۔نامساعد حالات میں گھبراتے نہیں تھے اور نہ کبھی دغا اور فریب سے کام لیتے تھے۔ان کی سیاست صاف ستھری اور پاکیزہ تھی۔وہ سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لیے توڑ پھوڑ اور خلافِ قانون اقدامات کے سخت مخالف تھے۔جس بات کو حق سمجھتے ، اس کے بارے میں کسی سے سمجھوتا نہیں کرتے تھے اور نہ ہی مصلحت کوشی سے کام لیتے تھے۔خوش پوشی کا انھیں بے حد شوق اور سلیقہ تھا جو آخر تک قائم رہا۔ہندوستان کے کتنے ہی وائسرایوں نے ان کی خوش پوشی کی تعریف کی۔ان کی زندگی کے آخری چند سالوں میں ان کی شہرت بامِ عروج پر پہنچ گئی تھی۔پاکستان کا قیام ان کا عظیم کارنامہ ہے۔

سوالات:

(i) قائدِاعظم کس قسم کے انسان تھے؟
(ii) قائدِاعظم کا سیاسی رویہ کس قسم کا تھا؟
(iii) قائدِاعظم کا عظیم کارنامہ کون سا ہے؟
(iv) ہندوستان کے وائسرایوں نے قائدِاعظم کے کس وصف کی تعریف کی ہے؟
(v) اس عبارت کا مناسب عنوان لکھیے۔

8

ملکہ کی اس دل دوز اور ولولہ انگیز تقریر سے سب امیروں وزیروں کی رگِ حمیت بیدار ہو گئی اور سب نے تہیہ کر لیا کہ وطن کی حفاظت میں اپنے خون کا ایک ایک قطرہ نثار کر دیں گے۔شاہی فوج کی آمد کی خبریں برابر احمد نگر پہنچ رہی تھیں۔چاند بی بی نے فوج کی ترتیب و تنظیم کا سارا اہتمام اپنے ہاتھ میں لیا اور سارے انتظام مکمل کر کے دشمن کی آمد کا انتظار کرنے لگی۔بالآخر شاہی فوج آئی،احمد نگر پر حملہ کیا، لیکن احمد نگر والوں نے شاہی فوج کا مقابلہ اتنی ہمت اور دلیری سے کیا کہ اس کے دانت کھٹے ہو گئے۔

سوالات:

(i) ملکہ کی تقریر نے کیا اثر پیدا کیا؟
(ii) چاند بی بی نے احمد نگر کو بچانے کے لیے کیا تدابیر اختیار کیں؟
(iii) شاہی فوج کے حملے کا کیا انجام ہوا؟
(iv) دانت کھٹے ہونا سے کیا مراد ہے؟
(v) اس عبارت کا مناسب عنوان لکھیے۔

9

اقبال رحمۃاللہ علیہ کی انفرادیت یہ ہے کہ وہ ایک باعمل شاعر تھے۔انھوں نے شعر کے ذریعے اسلامی تعلیمات ، حسنِ اخلاق ، خودی ، فقر، درویشی اور مغرب سے بیزاری کی تلقین کی اور اپنے عمل کے ذریعے اس کا ثبوت مہیا کیا۔انھوں نے مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد میں اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق شرکت کی۔گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے یورپ کا سفر کیا۔اسلامی کانفرنس میں شرکت کے لیے فلسطین گئے۔نیز اسلامی افکار اور فلسفہ کی اشاعت کے لیے ہندستان کے مختلف علاقوں دہلی، حیدر آباد، دکن، مدراس اور بنگلو روغیرہ کے دورے کیے۔مسلمانوں کے اصرار پر پنجاب اسمبلی میں مسلمانوں کے حقوق کے لیے انتخاب میں حصہ لیا اور تین سال تک اسمبلی میں مسلمانوں کے حقوق کی جنگ لڑی۔حتیٰ کہ اسلام کے نفاذ کے لیے ایک الگ خطۂ زمین کے حصول کی راہ دکھائی۔پوری دنیا کے مسلمانوں کو آزادی اور تعمیر نو کا ولولۂ تازہ عطا کیا۔

سوالات:

(i) اقبال نے شعر کے ذریعے ہمیں کیا تلقین کی ہے؟
(ii) اقبال نے اسلامی افکار کی اشاعت کے لیے کن علاقوں کا دورہ کیا؟
(iii) اقبال نے یورپ اور فلسطین کا سفر کیوں کیا؟
(iv) اقبال نے کتنے سال تک اسمبلی میں مسلمانوں کے حقوق کی جنگ لڑی؟
(v) اس عبارت کا موزوں عنوان تحریر کیجیے۔

☆☆☆☆☆

10

مادرِ ملت فاطمہ جناح مرحومہ، پاکستان کی بانی نہیں تو قائد اعظم کی دستِ راست اور جاں نثار بہن ہونے ساتھ ساتھ جنگ آزادی کے ہراول دستے میں خواتین کی رہ نما بہر حال تھیں۔ بلند کردار، جفاکش بہن گھر کی چار دیواری میں عظیم بھائی کی محافظ و نگہبان، ذہنی سکون اور کارِ سیاست و قیادت میں معاون، میدانِ عمل میں مسلم خواتین کے لیے نشانِ عزم و استقلال، جہادِ حریّت کے ہر مرحلے میں انھیں بھائی کا آئینہ دیکھا گیا۔ وہی ہمت و جرأت، وہی خلوص و جفاکشی، ملت پر قربان اور اصولوں پر ثابت قدمی۔ لوگ ان سے محبت بھی کرتے تھے اور ان کے ادب واحترام میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ ہونے دیتے تھے۔

قیامِ پاکستان کے بعد محترمہ فاطمہ جناح نے ایک مثالی ماں کی طرح ملک و ملت کے لیے محنت کی۔ ہر وقت مصروفِ عمل، ہمہ وقت چوکس، صبح و شام، نظریہ، مقصد اور شاندار نتائج کی نگہداشت، ہر جگہ سائے کی طرح بھائی کے ساتھ اور ہر مرحلے میں قوم کی ہم آواز۔

قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات نے ان کی عزت و محبوبیت میں بے حد اضافہ کر دیا۔ مرد و زن، چھوٹے بڑے ان سے آرزوئیں وابستہ کر چکے تھے اور وہ بھی ہر تقریب اور ہر مناسب موقع پر قوم سے بات کرتی تھیں۔ بھائی کے جذبے سے سرشار اور ملک و ملت کی محبت سے لبریز، گرج دار آواز میں حکومت و عوام کا احتساب کرتی تھیں۔ کارواں کو حرارت و حرکت، روشنی، بیداری اور ہوش مندی کا پیغام دیتی تھیں۔ قوم کا دل ان کے وجود سے مضبوط اور وطن کو ان کے وجود سے سہارا تھا۔ وہ دنیا بھر کی عورتوں میں صفِ اول کی رہ نما خاتون تسلیم کی گئی ہیں۔

اللہ ان پر رحمتوں کے پھول برساتا رہے۔ آمین!

سوالات:

(i) "قیامِ پاکستان میں خواتین کا حصہ مردوں کے برابر ہے" اس عنوان پر پانچ سطریں لکھیے۔
(ii) دستِ راست اور ہراول دستے سے کیا مراد ہے؟
(iii) ماں کے فرائض و کردار کیا ہیں اور محترمہ مادرِ ملت کا رتبہ کیا ہے؟
(iv) احتساب سے کیا مراد ہے؟
(v) مادرِ ملت کا سب سے بڑا کارنامہ کیا تھا؟
(vi) اس عبارت کا مناسب عنوان لکھیے۔

11

سکون کے وقت سمندر کا دیدار آنکھوں کو فرحت بخشنے والی چیز ہے۔ تختۂ جہاز پر کھڑے ہو کر دیکھیں تو لہروں کا ایک لا تعداد سلسلہ نظر آتا ہے، جو ہوا کے نرم نرم جھونکوں کے اثر سے سمندر پر قریب قریب ہر وقت آتے رہنے سے ایک دوسرے کے پیچھے حلقے بناتا چلا جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لہریں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑ رہی ہیں۔ صبح کے وقت جب آفتاب نکلتا ہے اور اچھلتی ہوئی لہروں کی سفید جھاگ پر اس کی کرنیں پڑتی ہیں تو قوسِ قزح کے سارے رنگ دفعتاً شفاف پانی کے تختوں پر چمک جاتے ہیں اور دورافق کے قریب تو سنہری رو پہلی فرش بچھا ہوا نظر آتا ہے۔ گویا شاہ خاور کے خیر مقدم کے لیے سامان ہو رہا ہے۔

سوالات:

(i) سکون کے وقت سمندر کا نظارہ کیسا ہوتا ہے؟
(ii) تختۂ جہاز سے سمندر کیسا نظر آتا ہے؟
(iii) صبح کے وقت سمندر کا منظر کیسا ہوتا ہے؟
(iv) دورافق کے قریب کیا نظر آتا ہے؟
(v) اس عبارت کا مناسب عنوان لکھیے۔

12

2022 کے سالانہ امتحان میں "**درج ذیل اشعار کو غور سے پڑھیے۔۔۔۔**" والی عبارت کے سوالات بھی پوچھے گئے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دنیا و آخرت کے تمام امتحانات میں کامیابی و نصرت کے لئے **اللہ رب العزت** کی طرف توجہ اور دعا بہت معنی رکھتی ہے۔ آسانیوں کے حصول کے لئے **درود شریف** کی کثرت ضرور کریں۔ آپ سب کی کامیابی کے لئے بہت ساری دعائیں۔

ہسدے وسدے رہو سدا!